(۱۴۸)

۲۵
۲۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال نمبر ۱

اگر لڑکا نکاح یا منگنی کرنے سے پہلے کہتا کہ جس لڑکی سے میرا رشتہ ہو رہا ہے. میں اس لڑکی سے ملوں گا یا بات چیت کروں گا خود یہ بات چیت چاہے آمنے سامنے ہو یا خط وکتابت یا فون کے ذریعے ہو

اور اس سے اپنی اور اسکی دلی خواہش یعنی یہ معلوم کرنا مقصود ہے کہ وہ بھی اس رشتہ سے راضی ہے یا نہیں

اور کہے کہ ان باتوں کے بغیر میں نکاح نہیں کروں گا

سوال نمبر ۲

لڑکی کے والدین نے اپنی لڑکی کا رشتہ کسی گھرانے میں طے کیا مگر یہ رشتہ لڑکی کو پسند نہیں ہے۔ تو شریعت کا کیا حکم ہے

کیا والدین اس پر زبردستی کر سکتے ہیں یا لڑکی کو بھی اسمیں کوئی حق حاصل ہے یا نہیں

اور اگر یہ لڑکی اس رشتہ سے انکار بھی نہیں کرتی اس خوف کی وجہ سے کہ

جاری ہے

میرے گھر والوں اور رشتہ داروں میں لڑائی نہ ہو جائے

فقط

و

السلام

نوٹ:۔

استفتاء کا جواب اگر

۳۰ رجب تک موصول

ہو جائے تو آنجناب کی بہت

مہربانی ہوگی

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔۔۔۔ جب تک کسی عورت کے ساتھ نکاح نہ ہو جائے اس وقت تک وہ عورت اجنبیہ کے حکم میں ہے اگرچہ اس سے منگنی ہو چکی ہو لہذا لڑکے کا اس لڑکی سے ملاقات کرنے اور باتیں کرنے کا مطالبہ کرنا درست نہیں، تاہم شریعت نے یہ اجازت دی ہے کہ جس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کو ایک نظر دیکھ لے لیکن اس کا بھی لڑکی سے مطالبہ کرنا درست نہیں

(بقیہ منسلکہ ورق پر ملاحظ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

اور اگر لڑکا اپنی تسلی کرنا چاہتا ہے تو پھر اپنی کسی محرم عورت کو بھیج کر لڑکی کی رضامندی معلوم کروائی جاسکتی ہے۔

فی اعلاء السنن: ۱۷/۳۲۸

عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احدكم المرأة فان استطاع ان ينظر الى ما يدعوه الى نكاحها فليفعل فخطبت جارية فكنت اتخبأ لها حتى رأيت منها ما دعاني الى نكاحها.

قال العبد الضعيف: وحجة الجمهور قول جابر "فخطبت جارية فكنت اتخبأ" والراوي اعرف بمعنى ما رواه فدل على انه لا يجوز له ان يطلب من اوليائها ان يحضره بين يديه لما في ذلك من الاستخفاف بهم ولا يجوز ارتكاب مثل ذلك لامر مباح ولا ان ينظر اليها بحيث تطلع على رؤيته لها من غير اذنها لان المرأة تستحي من ذلك ويثقل نظر الاجنبي اليها على قلبها لما جبلها الله على الغيرة وقد يفضي ذلك الى مفاسد عظيمة كما لا يخفى وانما يجوز له ان يتخبأ لها وينظر اليها خفية.

فی الشامية: ۶/۳۷۰

ويظهر من كلامهم انه اذا لم يمكنه النظر يجوز ارسال نحو امرأة تصف له حلاها بالطريق الاولى.

فی الدر المختار: ۶/۳۶۹

ولا يكلم الاجنبية الا عجوزا عطست او سلمت فيشمتها ويرد السلام عليها والا لا

۲- بالغہ عورت کا نکاح شرعاً صحیح ہونے کیلئے اس کی رضامندی ضروری ہے اس کی رضامندی کے بغیر اس کا نکاح کرنا جائز نہیں اور اگر والدین یا برادری والوں نے اس کی اجازت و رضامندی کے بغیر اس کا نکاح کسی جگہ کر دیا تو وہ نکاح اس لڑکی کی اجازت پر موقوف رہے گا اگر اس نے نکاح کی خبر ملتے ہی انکار کر دیا تو یہ عقدِ نکاح ختم ہو جائے گا، لہذا بالغہ لڑکی کے نکاح کے بارے میں اس کی رائے نہ لینا یا اس کی رائے کو اہمیت نہ دینا اور اس کی ناراضگی و ناپسندیدگی کے باوجود اس پر زبردستی کرنا اور جبر کرنا محض جہالت ہے اور حرام ہے، لڑکی کے سرپرست پر لازم ہے کہ وہ بالغہ لڑکی کی رضامندی کے بغیر ہرگز اس کا نکاح نہ کرے اور صرف منگنی کرنے کی وجہ سے سرپرست پر لازم نہیں کہ وہ بالغہ لڑکی کی ناپسندیدگی کے باوجود اسی جگہ پر نکاح کرے جہاں منگنی ہوئی ہے کیونکہ منگنی صرف نکاح کرنے کا وعدہ ہوتا ہے اس سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

دوسری طرف بالغہ لڑکی کو چاہیئے کہ وہ حتی الامکان والدین کی پسند کو اپنے لیے پسند کرے

Scanned by CamScanner

کیونکہ عام طور سے والدین اپنی اولاد سے محبت کرنے والے اور تجربہ کار ہوتے ہیں اور اپنی اولاد کیلئے بہتر انتخاب کرتے ہیں لیکن پوری کوشش کے باوجود اگر وہ کسی جگہ نکاح کرنے پر راضی نہیں تو والدین اور برادری والوں کی زبردستی اور دباؤ کی وجہ سے اجازت نہ دے بلکہ صاف انکار کردے اور کہدے کہ میں اس سے نکاح نہیں کرونگی تاکہ وہ آئندہ کی پریشانی سے بچ سکے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ :-

"بے نکاحی (بالغہ) عورت (اپنے نکاح کے معاملہ میں) اپنے ولی سے زیادہ خود اختیار رکھتی ہے (مشکوۃ ص ۲۷۰)"

لہذا جب شریعت نے اس کو نکاح میں اپنے اختیار کا حق دیا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنا اختیار استعمال کرے۔

اور اگر لڑکی نے اس نکاح سے صاف انکار کردیا یا عقدِ نکاح کے وقت اس سے انکار کی کوئی علامت پائی گئی مثلاً بطورِ استہزاء ہنس پڑی یا ناراضگی و ناپسندیدگی کی وجہ سے بلند آواز سے رو پڑی تو ایسی صورت میں اس کا سکوت اجازت کے حکم میں نہیں ہوگا اور نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

لیکن اگر لڑکی نے رضامندی ظاہر کردی مثلاً ہاں کہدیا اگرچہ والدین یا برادری والوں کے دباؤ میں آکر ہی کیوں نہ کی ہو اس سے نکاح منعقد ہوجائے گا۔

فی المشکوۃ : ۲۷۰

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستأذن قالوا یا رسول الله وکیف اذنها قال ان تسکت.

وفیه ایضا : ۲۷۰

عن ابن عباس رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الایم احق بنفسها من ولیها

فی ابوداؤد : ۲۹۲/۱

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال ان جاریة بکرا اتت النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت ان اباها زوجها وهی کارهة فخیرها النبی صلی الله علیه وسلم.

فی المرقاة : ۲۹۹/۶

فیه انه لا اجبار للولی علی البالغة

فی الدر المختار : ۵۸/۳

(ولا تجبر البالغة البکر علی النکاح) لانقطاع الولایة بالبلوغ (فان استأذنها هو) ای الولی وهو السنة (او وکیله او رسوله او زوجها) ولیها واخبرها رسوله (او فضولی عدل (فسکتت) عن رده مختارة (او ضحکت غیر مستهزئة

Scanned by CamScanner

او تبسمت او بکت بلا صوت) فلو بصوت لم یکن اذنا۔

واللہ اعلم بالصواب

فہیم اشرف غفر اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۷ - ۷ - ۲۵ھ

الجواب صحیح
محمود اشرف غفر اللہ لہ
۲۷/۷/۱۴۲۵ھ
نائب مفتی دار العلوم کراچی ۱۴

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۲۷ رجب ۱۴۲۵ھ